(1)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — ھو الناصر — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہم تنم قدم پرخدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اسکی رضا کی جستجو کرتے ہیں

مسعود احمد خورشید سنوری

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْنَا بِرُوْحِ الْقُدُس

از U.S.A نمبر ____

مورخہ MARCH 13th 2009

Masood Ahmad Khurshid
C/O MAIL Etc. Ste # 3
4200 Wade Green Rd
KENNESAW.GA.30144
(U. S.A)

وصیت نمبر 9022

مسعود احمد خورشید سنوری

ولد الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از بطن حضرت رحیمن بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

رفیقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تاریخ پیدائش - 18 اپریل 1923ء یکم رمضان المبارک 4 بجے بمقام سنور ریاست پٹیالہ (انڈیا)

تصانیف - "حج بیت اللہ" "ضمیمہ تجلی قدرت" "سیرت طیبہ حبیب کبریا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم"

بچپن میں آٹھویں جماعت تک تعلیم مڈل سکول سنور میں حاصل کی مئی 1937ء میں قادیان دارالامان آکر مئی 1939ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں میٹرک کا امتحان پاس کیا -

جولائی 1939ء سے لے کر تقریباً ایک سال - حضرت مصلح موعود رض کی ہدایت پر دفتر ایم این سنڈیکیٹ میں کلرکی وغیرہ کا کام سیکھا یہ دفتر حضور رض کی سندھ کی زمینوں کے متعلق تھا۔

اس کے بعد حضور رض نے بطور اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ ملازم رکھ کر منور آباد اسٹیٹ سندھ بھجوا دیا - یہ اسٹیٹ حضور رض کی ذاتی ٹھیکہ پر لی ہوئی اسٹیٹ تھی چند ماہ بعد مجھے اکاؤنٹنٹ کے عہدہ پر ترقی دیدی - تقریباً ایک سال وہاں خدمت بجا لا کر

صحت کی خرابی کی وجہ سے منور آباد اسٹیٹ کی ملازمت سے
چھٹی لے کر کوئٹہ بلوچستان آ گیا۔

1941ء سے 1946ء تک کوئٹہ میں قیام پذیر رہا۔

1946ء میں ملازمت کے سلسلہ میں نوک کنڈی بلوچستان
چلا گیا اور وہاں 1950ء تک رہا۔ نوک کنڈی میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی۔
تحریک جدید کے سرمایہ کو ترقی دینے کیلئے قائم فرمائی اور
~~چند سال~~ مکرم محمد عثمان صاحب اور مولوی محمد منیر صاحب کو
وہاں بھجوایا چند سال کام کرنے سے یہ کاروبار زیادہ منفعت
بخش نہ ہوا اگرچہ میں بھی اس بزنس میں امداد کرتا رہا۔
ہم تینوں احمدی اور میرے اہل و عیال نمازیں اکٹھی پڑھ
لیتے تھے۔ پارٹیشن کے بعد

1950ء میں لاہور آ کر میں نے اکبری منڈی لال حویلی
میں دکان "ایران ٹریڈ سنٹر" شروع کی اور بفضلہ تعالیٰ یہ
کاروبار منفعت بخش ثابت ہوا۔ اور اکبری منڈی میں
11 جگہوں پر مال سٹور کرنے کے لئے گودام کرایہ پر لئے۔
اور اپنی رہائش کے لئے آسٹریلیا بلڈنگ برانڈرتھ روڈ
پر کرایہ پر بلڈنگ حاصل کی۔ اس کے ساتھ بڑے بڑے ہال کمرے
بطور سٹور بھی استعمال ہوتے تھے

---

5 فروری 1942ء کو حضرت مصلح موعود رض نے میرا
نکاح محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت محترم بابو عبدالغفور صاحب
سے اپنی ولایت میں پڑھا۔ کیونکہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے والد
فوت ہو چکے تھے اس لئے حضور رض نے خود اپنی ولایت میں نکاح
پڑھایا

۱۱ مئی 1942ء کو محلہ دارالرحمت قادیان میں ہماری شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اور اس تقریب میں حضرت مصلح موعود رضؓ بمعہ دو ازواج مطہرات اور بچیوں کے بنفس نفیس شامل ہوئے اور دعا کروائی۔

1953ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات

جماعت کے خلاف فتنہ فساد تو اگرچہ لمبے عرصہ سے برپا کیا جا رہا تھا لیکن 1948ء میں محترم میجر محمود احمد صاحب کو کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا اُس وقت سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کوئٹہ میں قیام پذیر تھے خاکسار بھی اُن دنوں کوئٹہ آیا ہوا تھا۔ اس کے بعد احرار نے جماعت کے خلاف مختلف شہروں میں جلسے جلوس کر کے فسادات کو بھڑکایا۔ جس میں حکومت کی پشت پناہی بھی ہوتی تھی جب میں نے 1950ء میں اکبری منڈی میں کاروبار شروع کیا تو لاہور میں زیادہ فسادات شروع ہو گئے۔ شورش پسند افراد جھوٹی افواہیں پھیلا کر لوگوں کو قتل و غارت پر آمادہ کرتے تھے۔ ماہ مارچ 1953ء جب احرار نے جلسے جلوس کر کے لاہور شہر کو فتنہ فساد سے بھر دیا۔ تو اکبری منڈی کے کاروبار بند ہو گئے اور ہم اپنی دکان بند کر کے آسٹریلیا بلڈنگ والے گھر میں آ کر مقید ہو گئے اور تقریباً 3 دن گھر سے باہر نہیں نکل سکے۔ گھر میں ٹیلیفون لگ گیا تھا اُس سے کچھ خبریں مل جاتی تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضؓ نے 3 مارچ 1953ء کو جماعت کے نام یہ پُر شوکت پیغام دیا۔

"(خدا تعالیٰ) میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔" .....

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ہر طرح محفوظ رہے اور چند دن کے لئے ہمیں گھر سے لاہور چھاؤنی جا کر رہنا پڑا۔ ہماری دکان کے تالے توڑ کر شرپسند سامان لوٹ لے گئے لیکن ہمارا گودام محفوظ رہا۔ الحمد للہ

3 ستمبر 1956ء سے مئی 1991ء تک کراچی میں رہائش

چونکہ ایران سے امپورٹ / ایکسپورٹ کا کاروبار کراچی
میں بھی شروع ہوگیا تھا اس لئے میں نے 3 ستمبر 1956ء
کو کراچی آکر ناظم آباد میں رہائش اختیار کی اور کھوری گارڈن
کراچی شہر میں فاطمہ منزل نزد جوڑیا بازار کے فرسٹ فلور پر
دفتر کرایہ پر لے کر کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے کاروبار منفعت بخش ثابت ہوا۔ ایران سے مال
زیرہ ڈرائی فروٹ وغیرہ امپورٹ کئے جاتے تھے اور ہم
ایسٹ پاکستان سے جوٹ گڈس خرید کر براستہ کراچی۔
ایران ایکسپورٹ کروا دیا کرتے تھے۔ ایسٹ پاکستان سے
کاغذ بھی کراچی کے لئے امپورٹ کرتے تھے۔

جب میں کراچی آیا تو میری عمر 33 سال تھی۔ رہائش
شروع میں ناظم آباد میں اختیار کی اور پھر 1962ء میں
پی ای سی ایچ میں اپنا مکان بنا کر وہاں منتقل ہو گئے۔
چونکہ میں خادم تھا اس لئے کراچی آتے ہی مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
نے مجھے ناظم کے عہدہ پر فائز کر دیا۔ اور وقتاً فوقتاً مجھے
اپنے ساتھ مختلف حلقہ جات میں خدام الاحمدیہ کے کام کے لئے
لے جاتے تھے۔ اُن دنوں میں خدام کے سالانہ اجتماع منعقد
ہوتے تھے جو کہ ملیر کینٹ میں ہوتے تھے۔ کئی سو خدام تین دن
بصد شوق شامل ہوتے تھے اور ہر قسم کی خدمات بجا لاتے تھے۔
میں بھی اپنی فیملی کے شامل ہوتا تھا۔ جماعت کے معزز عہدہ دار
شمولیت کرتے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی تشریف
لائے تھے۔ تقاریر نہایت ہی روحانی مضامین پر ہوتی تھیں۔
اُن ایام میں کراچی جماعت کے ایک بزرگ محترم شیخ رفیع الدین صاحب DSP
ہوا کرتے تھے وہ مجھے اپنے ساتھ "وصیت" کا کام کرانے کے لئے لے
جاتے تھے۔ میں نے حج بیت اللہ کے لئے جانا تھا اُن ایام میں خاص طور
پر مجھے لے جاتے تھے کہ دوست جو وصیت کریں اُن کے لئے وہاں دعا کرنا۔
بفضلہ تعالیٰ بہت سے احباب نے وصیت کروائی۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ کراچی میں خاکسار کو بطور لمبے عرصہ
"سیکرٹری خدمت خلق" خدمت کرنے کی سعادت حاصل
ہوئی۔ 31 دسمبر 1969ء میں مجھے ایکسیڈنٹ ربوہ میں ٹرین کے
حادثہ سے ہو گیا، اور اس کے بعد اس عہدہ پر کام نہ کرسکا
البتہ 1962ء سے PECHS کے حلقہ میں رہائش اختیار
کرنے کے بعد لمبے عرصہ تک PECHS حلقہ کے جنرل سیکرٹری
کے طور پر خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔

حلقہ PECHS کے احباب میرے گھر پر مغرب عشاء کی
نمازوں میں شامل ہوتے تھے۔ ماہ رمضان المبارک کے
میں میرے گھر پر عصر سے لے کر مغرب تک تقریباً گھنٹہ
ڈیڑھ گھنٹہ قرآن کریم کے ایک سپارے کا درس ہوتا تھا۔
جس میں احباب کے علاوہ پردے کے انتظام سے لجنہ اماء اللہ
حلقہ PECHS اور محمد علی سوسائٹی کی مستورات بھی شامل ہوتی تھیں۔
لجنہ اماء اللہ حلقہ کی میٹنگ بھی میرے گھر پر ہی ہوتی تھی۔
اور حلقہ PECHS کے احباب کی میٹنگ بھی ہوتی تھی۔
حضرت جلال الدین شمس صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب
اور دیگر مربی صاحبان رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس
دیتے تھے۔ بعد ازاں کئی سال حلقہ کے پریذیڈنٹ مکرم
عطاء الرحمٰن صاحب اور خاکسار درس دیتے رہے۔ الحمد للہ۔

میری اہلیہ ناصرہ بیگم لمبے عرصہ تک حلقہ PECHS کی لجنہ اماء اللہ
کی صدر رہیں اور 1963ء میں 3 سال تک اِن کو ساری
کراچی کی لجنہ اماء اللہ کی صدارت کی سعادت حاصل ہوئی
بعد ازاں اگرچہ بیماری کی وجہ سے صدارت سے چھٹی حاصل کرلی
لیکن کئی حلقہ جات کی نگران کے طور پر خدمات بجا لاتی رہیں۔

پیارے رب العالمین کی رحمتوں برکتوں اور فضلوں کا تذکرہ

3 مئی 1958ء کو اپنے والد بزرگوار حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ
اور والدہ محترمہ حضرت رحیمن بی بی صاحبہ رض کو حج بیت اللہ
کے لئے اپنے خرچ پر بھجوایا۔

مئی 1960ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے
حج بیت اللہ کرنے کی سعادت بخشی۔

1961ء میں بفضلہ تعالیٰ خاکسار اور میری اہلیہ محترمہ
ناصرہ بیگم صاحبہ نے حج بیت اللہ کرنے کی سعادت حاصل کی

اغلباً 1960ء میں کراچی کی گولیمار کے علاقہ میں احمدیہ مسجد
کی تعمیر میں حصّہ لینے کی سعادت عطا ہوئی۔
اور اس کے بعد ناظم آباد کراچی میں مسجد کی تعمیر میں
حصّہ لینے کی سعادت ملی جس کا افتتاح حضرت
والد صاحب نے فرمایا۔

1937ء سے قادیان آنے کے بعد سوائے چند سالوں کے
ہمیشہ جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

1982ء میں بفضلہ تعالیٰ کراچی سے سپین جا کر
مسجد بشارت پیدرو آباد کی افتتاح کی تقریب میں
شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اکتوبر 1992ء میں کینیڈا کی مسجد بیت الاسلام کے
افتتاح کی تقریب میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی
اکتوبر 1994ء میں واشنگٹن کی مسجد بیت الرحمٰن
کی افتتاح کی تقریب میں شمولیت کی سعادت ملی
سپین کینیڈا اور واشنگٹن تینوں افتتاح کی تقاریب
میں میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو بھی شمولیت کی سعادت ملی
الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار 4 خلفائے کرام کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی (1) حضرت مصلح موعود رض کی بیعت۔ اگرچہ میں بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی ہوں۔
(2) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی بیعت۔ ربوہ میں
(3) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رح کی بیعت۔ ربوہ میں۔
(4) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریری بیعت اور عالمی مجلس میں بیعت۔

حضرت مصلح موعود رض۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی وفات کے وقت ربوہ میں جنازوں میں شامل ہوا۔

حضرت مُصلح موعود رض۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رح اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت اور پیارے دُعائیہ خطوط میرے پاس موجود ہیں۔

31 دسمبر 1969ء کو جب ربوہ میں میرے ٹرین سے گرنے کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کو ملی تو حضور رح اُسی وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لائے اور مجھے تسلی دی کہ آپ خُدا کے لئے ربوہ آئے تھے خُدا تعالیٰ شفاء بخشے گا اور آپ اپنے پاؤں سے چل کر آئیں گے۔ اور حضور رح نے وہیں پر حاضرین کی موجودگی میں دُعا کروائی اور مجھے لاہور بھجوانے کے لئے ہدایات عطا فرمائیں۔ (حضور رح نے جو تسلی بخش الفاظ فرمائے تھے وُہ میں نے اپنے الفاظ میں تحریر کئے ہیں)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت
الہامات، کشوف اور رویاء مبارکہ "تذکرہ" میں درج
ہیں۔ تذکرہ ایڈیشن پنجم مطبوعہ قادیان کے صفحہ نمبر ۶۳ پر
حضور علیہ السلام کے ۱۸۶۶ء کے بابرکت الہامات درج
ہیں۔ اُن میں خدائے قدوس کا یہ فرمان اور خوشخبری
درج ہے۔ "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ
بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں بھی برکت
بخشوں گا۔"

چنانچہ جب میری والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس علیہ السلام
کی خدمت میں اپنی بیماری کمزوری اور ڈاکٹروں حکیموں
کا اُن کو لاعلاج قرار دیتے ہوئے دُعا کی درخواست کی تو
حضور علیہ السلام نے اُن کو دو مرتبہ دُعا کرنے کا وعدہ فرمایا
تو تیسری مرتبہ اُن کو سیڑھی اُترتے ہوئے بلوا کر فرمایا
کہ اُن سے کہدو کہ اتنی اولاد ہوگی (اپنے خاوند سے کہہ دو)
کہ سنبھال نہیں سکو گے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی دُعا
کو اللہ تعالیٰ نے عملی جامہ پہنایا اور بفضلہ تعالیٰ چودہ بچے
پیدا ہوئے۔ اُن میں سے ۹ بچوں کی اولادیں اسلام
اور احمدیت کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہیں اب یہ تعداد
اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں سے تجاوز کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویائے مبارکہ
تذکرہ میں درج ہے:
"قدرت اللہ کی بیوی ایک روپوں کی ڈھیری پیش
کرتی ہے جس میں ایک ٹکڑی بھی ہے۔"
اس رویائے مبارکہ کو ظاہری رنگ میں پورا کرنے کے لئے
میں نے والدہ صاحبہ کو دو ہزار روپے پیش کرنے کیلئے درخواست کی
چنانچہ والدہ صاحبہ نے دو ہزار حضرت مصلح موعود رض کی خدمت
میں پیش کر دئے۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ ایڈیشن پنجم صفحہ نمبر 48)

والدہ صاحبہ رضہ نے فرمایا کہ ہمارے محلہ سنور میں ایک بزرگ بوڑھی مرحوم عورت نے تمہاری پیدائش سے پہلے اپنا ایک خواب سنایا کہ "قدرت اللہ کے گھر پر انہوں نے ایک سورج چمکتا دیکھا ہے۔"

حضرت والد صاحب رضہ نے اپنی سوانح عمری "تجلی قدرت" کے صفحہ نمبر ۲۶۰/۲۶۱ پر تحریر فرمایا ہے۔ "اس کے بعد برخوردار مسعود احمد خورشید پیدا ہوا جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے مجھے بھی اور میری اہلیہ کو بھی بشارت دی اور حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم (رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو بھی بشارت دی کہ قدرت اللہ کو ایک عالی دماغ لڑکا دیا جاوے گا چنانچہ مسعود احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ سلامت ہیں۔ اور انہوں نے مزید ترقی کی ہے اور سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کر رہے ہیں۔"

میرے بزرگ دادا جان حضرت مولوی محمد موسیٰ رضہ کو بھی دو لڑکوں کی پیدائش کی بشارت دی گئی تھی "چنانچہ .... مسعود احمد ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا اور داؤد احمد ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۹۲۷ء میں آپ فوت ہو گئے۔"

مجھے اپنی زندگی میں چار مواقع ایسے پیش آئے جن میں ہر بار خداوند کریم نے ایک نئی زندگی عطا فرمائی :- پہلا واقعہ ایک سال کی عمر میں سخت بیماری - دوسرا واقعہ حج بیت اللہ شریف کے بعد کراچی میں ٹائیفائیڈ بخار جس سے بے حد کمزوری ہو گئی تیسرا واقعہ 31 دسمبر 1969ء کو ربوہ میں ٹرین کے نیچے گر جانے اور پاؤں کچلے جانے کا واقعہ اور بایاں ٹانگ گھٹنے سے نیچے کاٹ دی گئی - چوتھا واقعہ نومبر 1985ء میں شدید ہارٹ اٹیک۔ ایک ہفتہ کارڈیو ویسکولر ہسپتال کراچی میں INTENSIVE CARE کی حالت میں رکھا گیا اور تقریباً 19 دن اس تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں رہنا پڑا۔

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ٥ — الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تعلیم

سنہ 1939ء میں قادیان میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔
اس کے بعد کوئٹہ میں پڑھائی کرکے ادیب عالم کا امتحان
سنہ 1943ء میں 475/600 نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور پھر سنہ 1945ء
میں سیکنڈ ڈویژن میں ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔

دینی تعلیم قادیان میں پھوپھی صاحبہ (اختر النساء صاحبہ مرحومہ)
نے ناظرہ قرآن کریم پڑھایا اور حضرت منشی نور محمد صاحب ہمارے
پھوپھا نے گاہے گاہے قرآن کریم پڑھایا اور ترجمہ سیکھنے کی ہدایت
فرماتے رہے کہ قرآن حکیم کے الفاظ پر غور کرنے سے ترجمہ
بآسانی سیکھا جاسکتا ہے بہت سے الفاظ فارسی اور اُردو کے
قرآن کریم کے الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔
قادیان میں رہائش کے دوران حضرت مصلح موعود رض کے خطبات
اور تقاریر سننے سے بھی دینی تعلیم میں بہت اضافہ ہُوا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رض کی
تفاسیر پڑھ پڑھ کر رمضان المبارک میں اپنے گھر میں درس
قرآن کریم دینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ
کراچی میں احمدیہ ہال میں جمعہ کے خطبات اور جماعتی
اجتماعات میں تقاریر سننے سے بھی دینی علم میں بہت
اضافہ ہُوا۔
ناظم آباد کراچی میں میرے گھر پر نمازوں کا سنٹر تھا۔ محترم
محمد شفیع خان صاحب نمازیں پڑھاتے تھے اور روزانہ صبح کو
درس دیتے اور رمضان المبارک میں روزانہ درس دیا کرتے تھے
بفضلہ تعالیٰ رُوحانیت بھرے عُلُوم سے سب احباب مستفیذ
ہوتے تھے۔ ناظم آباد میں وُہ پریذیڈنٹ کے عہدہ پر مامور تھے
اور دن بھر احمدیہ ہال میں جماعت کے مالی کام انجام دیا
کرتے تھے۔

روح پرور اور بابرکت درس ہائے فرقان مجید

ناظم آباد کراچی میں ہماری آمد اور رہائش سنہ 1956ء میں
ہوئی اور سنہ 1964ء تک ناظم آباد میں قیام رہا۔ ان ایام میں
گولیمار میں مسجد کے لئے پلاٹ لیا گیا اور اس کی تعمیر ہوئی
ان ایام میں مسجد گولیمار میں درس قرآن ماہ رمضان المبارک
میں ہوتا رہا۔ محترم عبد الباسط صاحب شاہد شام کو آکر
درس دیا کرتے تھے۔

سنہ 1962ء میں ہم اپنے نئے مکان PECH سوسائٹی
میں آگئے۔ چنانچہ ہمارے گھر پر درس قرآن کریم کا
انتظام کیا گیا۔ جس میں مرد اور عورتیں شامل ہوتے تھے
جن جید علمائے سلسلہ نے اُن ایام میں درس دیئے اُن کے
اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری
(۲) محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد (۳) محترم مولانا عبد السلام طاہر
(۴) حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب
(۵) ایک روز حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے بھی درس دیا۔
انہوں نے سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
اُن کی بزرگ والدہ کے انہیں دریا میں ڈالنے کے واقعہ سے
استنباط کرکے والدین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف
کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان بزرگوں کے درس قرآن کریم سے
ہم سبکی روحانیت اور علم میں بہت اضافہ ہوتا تھا۔ یہ
سلسلہ سنہ 1962ء سے لے کر سنہ 1990ء تک ہمارے گھر
پر جاری رہا۔ اور ہم مئی سنہ 1991ء میں امریکہ آگئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب بھی پیارے خلفاء کرام
کراچی تشریف لاتے تھے تو اُن کے خطبات۔ مجالس عرفان
اور تقاریر سے بہرہ مند ہونے کا موقع میسر آتا تھا۔
حضرت مصلح موعود رض سندھ کے دورہ پر تشریف لائے تو
حضور رض کے ہمراہ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ جانے کا موقع ملا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رح
کے کراچی میں تشریف فرما ہونے پر روحانی علوم سے مستفیض ہونے
ہوتے رہے

اولاد - خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے خاندان کی سات پشتیں احمدیت کی غلامی کی سعادت حاصل کر رہی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری والدہ صاحبہ کو فرمایا تھا کہ "اتنی اولاد ہوگی کہ سنبھال نہیں سکو گے"

چنانچہ اُس دُعا کی برکت سے نسلاً بعد نسلٍ آنے والی اولادیں اب دین متین کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

~ میری اولاد سب تیری عطا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں گیارہ بچے عطا فرمائے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل 8 بچے اور اُن کی اولادیں بفضلہ تعالیٰ دن رات اسلام کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہیں:-

(1) صادقہ حمید کرامت - لندن میں لجنہ UK کی رشتہ ناطہ کی انچارج ہیں

(2) حمید انور - لندن میں بمعہ اہلیہ اور بچوں کے خدمات سلسلہ کر رہے ہیں

(3) مبارکہ وسیم - امریکہ میں 10 سال جارجیا میں لجنہ اماء اللہ کی صدر اور اب سیکرٹری تعلیم ہیں

(4) منیر احمد - کینیڈا میں ہے

(5) کریم احمد - امریکہ میں ریٹائرڈ پذیر ہیں

(6) حامدہ فاروقی ستوری لندن میں اپنے خاوند شبیر احمد فاروقی اور بچوں سمیت سب خدمات سلسلہ بجا لا رہی ہیں

(7) مجیدہ احمد ستوری امریکہ میں ریٹائرڈ پذیر ہیں۔

(8) نصیرہ قمر - کراچی میں بمعہ اپنے خاوند قمر احمد خدمات سلسلہ بجا لا رہی ہیں (قمر احمد صاحب دعوۃ الی اللہ کا کام بخوبی انجام دے رہے ہیں)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اِن سب کو دین متین کی مقبول خدمات کی اور ہر طرح کی قربانیوں کی توفیق بخشتا رہے آمین اللھم آمین

الحمد للہ ربّ العالمین

ہر سال کراچی جماعت کے کچھ دوست مجلس مشاورت ربوہ میں جانے کے لئے منتخب کئے جاتے تھے چنانچہ بفضلہ تعالیٰ خاکسار کو بھی کئی سال مجلس مشاورت میں بطور منتخب نمائندہ شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

میری اور میرے بچوں کی تربیت

حضرت والد صاحب رضی کئی کئی ماہ میرے گھر پر رہتے تھے اور
ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات سنایا
کرتے تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے اور
نیک کام انجام دینے کی تلقین کیا کرتے تھے اور کراچی کے
مختلف حلقہ جات میں جا کر تقاریر کرتے جس سے احباب
جماعت مستفیض ہوتے رہتے تھے۔

ناظم آباد کراچی اور PECH سوسائٹی میں میرے گھر پر
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض مبلغین کرام بمعہ اہل وعیال
قیام کر لیا کرتے تھے۔ محترم حضرت شیخ مبارک احمد صاحب
بمعہ اہلیہ صاحبہ بیرون ممالک آتے جاتے وقت ہمارے
گھر ٹھہرتے تھے۔ اِن بزرگ اصحاب کی نصائح ہمارے لئے
مشعل راہ ہوتی تھیں۔

اُن ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح اور پھر
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رح کے خطبات کیسٹ کی
شکل میں آتے تھے جو کہ احباب سننے کے لئے میرے
گھر پر تشریف لے آتے تھے۔ ان روحانی فضائل سے
ہم سب کی تربیت کا بہترین موقع میسر ہو جایا کرتا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی کراچی آمد پر میری
اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی حضور رح کی رہائش گاہ پر
سارا سارا دن ڈیوٹی ہوتی تھی تاکہ جو ممبرات لجنہ اماء اللہ
حضور رح سے مُلاقات کے لئے آئیں اُن کا تعارف کرا
سکیں۔ کیونکہ بعض اوقات دُشمن لوگ بُرقعہ پہن کر
تکلیف پہنچانے یا حملہ کرنے لئے بھی آ سکتے تھے۔
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی پر نماز ظہر کے وقت ربوہ
میں مسجد مبارک پر دُشمن نے حملہ کرکے حضور رح
کو زخمی کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے حضور رضی کو لمبے
عرصہ تکلیف رہی اور علاج کروانے پڑے تھے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رح کی کراچی تشریف آوری پر
بھی میری اہلیہ صاحبہ ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔

امریکہ میں ہماری آمد / مختصر حالات

مئی سنہ 1991ء میں ہم دونوں میاں بیوی کراچی سے
روانہ ہو کر میامی امریکہ پہنچے عزیزم مجید احمد نے ہمارا
استقبال کیا اور کئی سال تک ہم اُن کے پاس رہے
اور جب اُن کو پورٹ لینڈ جانا پڑا تو ہم دونوں
اپنا انتظام کر کے رہائش پذیر ہوگئے یہ ریاست فلوریڈا
FLORIDA STATE
تھی۔ اس کے بعد ہم اٹلانٹا جارجیا سٹیٹ میں آ گئے اور
کئی سال تک یہاں رہے۔ یہاں کی جماعت میں مجھے
سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز کر دیا اور میں نے بفضلہ تعالیٰ
اس عہدہ پر تین سال تک خدمت کرنے کی سعادت حاصل
کی۔ اور اس کے بعد ہم ورجینیا چلے گئے
8 نومبر سنہ 2003ء کو میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ اپنے
مولائے حقیقی سے جا ملیں اور ان کی میت ربوہ بھجوائی گئی
اس کے بعد میں لندن چلا گیا اور تقریباً 2 سال لندن
میں رہا۔ چونکہ U.K کے محکمہ امیگریشن نے میری رہائش
کے لئے منظوری نہ دی اس لئے میں امریکہ آ گیا۔
اور امریکہ اٹلانٹا جارجیا سٹیٹ میں عزیزان مبارکہ
اور وسیم صاحب کے ہاں رہائش پذیر ہو گیا۔
یہاں بھی ایک سال سے انصار اللہ کے ناظم مال کی خدمت
کی سعادت حاصل ہے۔

13-مارچ 2009
GA-U.S.A

روزنامہ الفضل / جمعہ 2 جولائی سنہ 2010ء
ربوہ

ساری دعائیں جمع کردیں

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں۔
کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کی درخواست
کی تو آپؐ نے یہ دعا کی اور فرمایا کہ میں نے اس میں تمہارے
لئے ساری دعائیں جمع کردی ہیں۔

اے اللہ تعالیٰ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر
ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے بندگی قبول کر
اور ہمیں جنّت میں داخل کر اور آگ سے بچا
اور ہمارے سارے کام درست کردے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعا باب دعا رسول اللہؐ حدیث نمبر 3826)